www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ

ولایت ٹائمز

WILAYAT TIMES

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:16 ☆ تاریخ:16 اپریل 2018 تا 22 اپریل 2018ء بمطابق 29 رجب 05 شعبان 1439ھ ☆ صفحات:8

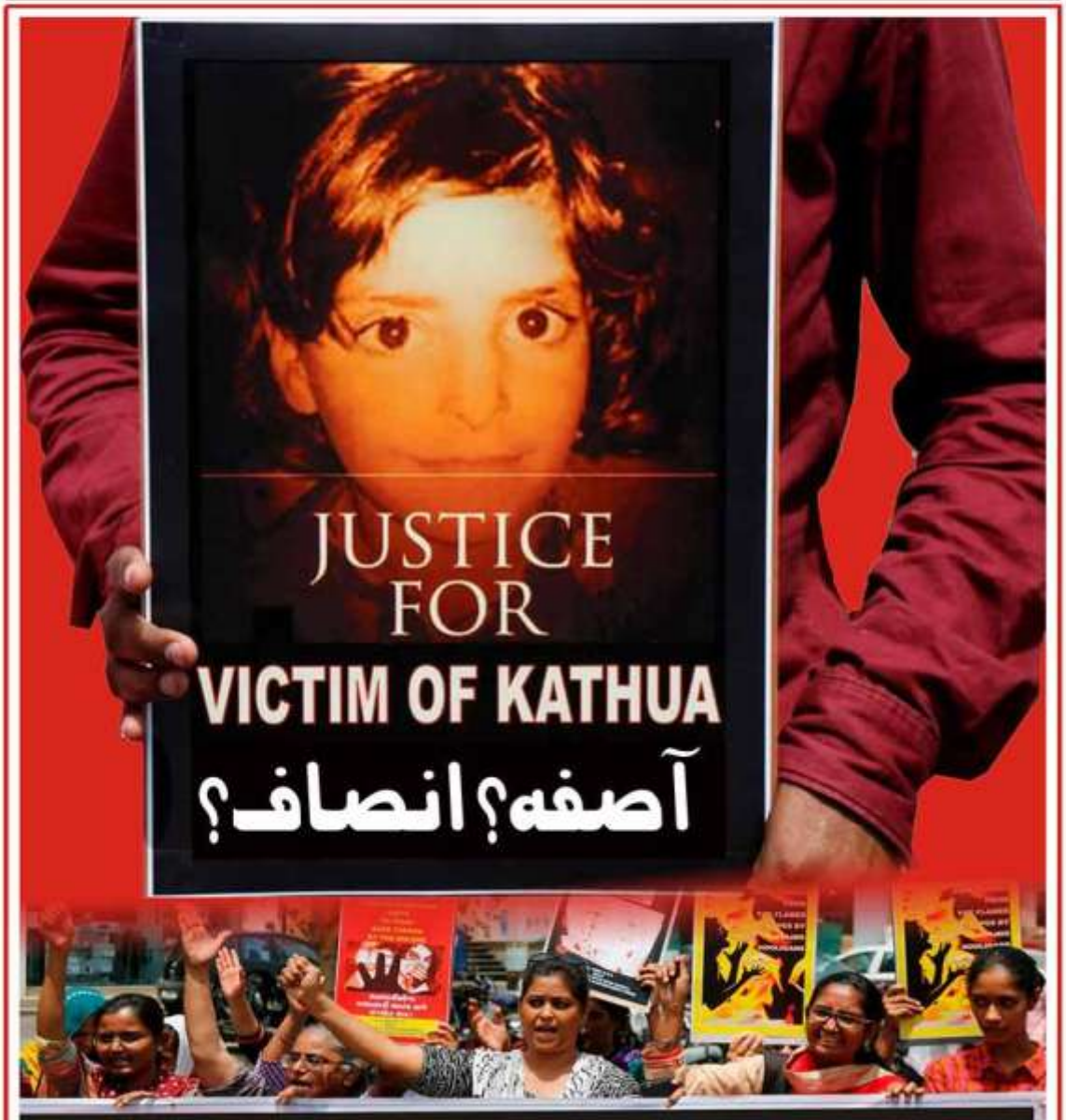

مجرم کا کوئی مذہب نہیں ہوتا؟ عصمت دری میں ملوثین کو عبرت ناک سزا دینی ہوگی؟

آصفہ قتل کیس اور وکلاء کی شرمناک حرکت

پروفیسر شہاب عنایت ملک

وکلاء کا احتجاج کرنا اور جموں بند کی کال دینا تب صحیح قرار دیا جاتا اگر اس کیس کو کرائم برانچ حل کرنے میں ناکامیاب رہتی. اب چوں کہ ملزم قانون کے شکنجے میں پھنس چکے ہیں اور انہوں نے اقرار جرم بھی کر دیا ہے اس لیے وکلاء کا احتجاج بے سود ہو کر رہ جاتا ہے. بہتر ہوتا اگر یہ وکلاء ریاست اور خاص کر کشمیر میں پھیلی ہوئی بدامنی کے خلاف احتجاج کرتے. ایسا کرنے پر شاید کسی کو لگتا کہ کوئی تو ہے جو خاطیوں کے خلاف احتجاج بلند کر رہا ہے لیکن آصفہ عصمت ریزی کے مجرموں کے حق میں احتجاج کرنے کا کوئی جواز ہی نہیں بنتا.

آصفہ قتل اور عصمت ریزی کیس نے پوری انسانیت کو اس وقت شرمسار کیا جب کرائم برانچ کی ایک خصوصی ٹیم نے پورے کیس کی تحقیقات مکمل کرنے کے بعد کٹھوعہ کی عدالت میں رپورٹ پیش کر دی۔ جس وقت کرائم برانچ کی ٹیم عدالت میں چارج شیٹ پیش کرنے جا رہی تھی۔ ٹھیک اسی وقت جموں میں مقامی وکیلوں کی ایک ٹولی نمودار ہوئی اور کرائم برانچ کی ٹیم کو عدالت میں چارج شیٹ داخل کرنے سے روکنے کی کوشش کرنے لگی۔ انصاف دلانے والے ان نام نہاد وکلاء نے کرائم برانچ کے خلاف نعرہ بازی بھی کی اور اس کیس کو سی بی آئی کے حوالہ کرنے کی پرزور مانگ بھی۔ وکلا کا پیشہ ہمارے سماج میں بڑا معزز پیشہ مانا جاتا ہے۔ عوام کو اس پیشے سے کافی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔ وکلاء کا شمار دانشور طبقے میں ہوتا ہے۔ بڑے بڑے مسائل کو سلجھانے میں وکلا اہم کردار ادا کرتے ہیں لیکن آصفہ قتل کیس کے سلسلے میں اس پیشے پر بہت سارے سوالات کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رسانا گاؤں کی آصفہ کو جس بے دردی سے قتل کیا گیا اس سے ہم سب واقف ہیں۔ گھر خانہ سے تعلق رکھنے والی معصوم آصفہ کی عزت محض اس لیے تار تار کی گئی تاکہ اس علاقے کی اقلیتوں میں خوف و ہراس پیدا کر کے انہیں علاقہ چھوڑنے پر مجبور کیا جائے۔ عصمت ریزی کے بعد آصفہ کا بے رحمانہ قتل انسان کے رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے جب اس کیس کی تفتیش کرائم برانچ کے سپرد کی تو مقامی ہندو تنظیم "ہندو ایکتا منچ" کا قیام آناً فاناً عمل میں لایا گیا۔ فرقہ پرستوں نے اس کیس کو سی بی آئی کے حوالے کرنے کے لیے مختلف جلوسوں اور جلسوں کا انعقاد کیا۔ یہی نہیں بی جے پی بھاجپا سرکار میں شامل دو فرقہ پرست وزراء نے ان جلسوں میں فرقہ وارانہ تقاریر کے ذریعے سے پوری ریاست میں ایک عجیب طرح کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے باوجود کرائم برانچ کی تحقیقاتی ٹیم بڑی دلیرانہ طریقے سے اس سنسنی خیز کیس کی تفتیش کو آگے بڑھاتی رہی۔ وہ صحیح سمت میں تفتیش کو آگے بڑھاتے رہے اور کسی کے دباؤ میں آئے بغیر دیانت داری سے کیس کی تفتیش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے دن رات محنت کرتے رہے اور آخر کار ان وحشیوں کے گریبانوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے جنھوں نے یہ ناپاک حرکت انجام دی تھی۔ ادھر فرقہ پرست طرفوں کو بچانے کی بھرپور کوشش میں مختلف حربے استعمال کرنے میں عمل پیرا رہے۔ ہندوستانی جھنڈے کے سائے میں نکالے گئے جلوسوں کا جب کوئی اثر نہیں ہوا تو فرقہ پرستوں نے خواتین کا حربہ استعمال کیا اور انہیں دھرنے پر بٹھا دیا۔ تعلم کی حمایت کرنے والے یہ فرقہ پرست جب پوری طرح ناکامیاب ہونے تو سماج کا سب سے بڑا معتبر پیشہ یعنی وکلاء میدان میں اترا اور چارج شیٹ داخل کرتے وقت کرائم برانچ کے اہلکاروں کے سامنے احتجاج اور انہیں چارج شیٹ داخل نہ کرنے کی کوشش کر کے پوری انسانیت کو شرمسار کر دیا۔ اس بات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انصاف دلانے والے یہ نام نہاد معتبر وکلا کس قدر اپنے پیشے کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس واقعہ سے ان معتبر وکلا کی بھی شبیہ خراب ہوئی ہے جو ایمانداری سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ سماج کا یہ معتبر شعبہ آگے آ کر آصفہ قتل اور عصمت ریزی کیس کی مذمت کر کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں اپنا مثبت رول ادا کرتا لیکن ہوا اس کے برعکس۔ چند وکلا کی ٹولی نے یہ گھناؤنی حرکت کر کے اس پیشے سے وابستہ سب ہی افراد کو داغ دار بنا ڈالا۔ حد تو یہ ہے جموں بار ایسوسی ایشن نے ۱۱ اپریل کو جموں بند کی کال دی ہے اس میں بھی آصفہ عصمت ریزی کیس پہلا معاملہ ہے۔ حالانکہ بار ایسوسی ایشن کی جموں بند کی کال کو پونچھ راجوری اور پنجاب ویلی کی بار ایسوسی ایشنوں نے یکسر مسترد کر دیا ہے لیکن جموں بار ایسوسی ایشن کی فرقہ پرست ذہنیت کا بخوبی علم ہو جاتا ہے۔ یہاں جموں بار ایسوسی ایشن بھی آصفہ قتل کیس کو سی بی آئی کے حوالے کرنے کے حق میں اپنی آواز بلند کر رہی ہے۔ بار ایسوسی ایشن کی اس حرکت سے ایسوسی ایشن کی شبیہ عوام میں بری طرح سے خراب ہوئی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جموں بار ایسوسی ایشن خطہ پیر پنچال اور خطہ پنجاب میں ہوئی سیاسی زیادتیوں کے خلاف آواز بلند کرتی کیونکہ آزادی کے بعد ریاست کے یہی دو خطے ہیں جو زندگی کے ہر شعبے میں پچھڑ کر رہ گئے ہیں ورنہ اگر دیکھا جائے تو جموں کے ساتھ آزادی کے بعد کسی بھی حکومت نے کسی قسم کی زیادتی کبھی کی ہی نہیں۔ اس کی مثال ہم یہاں ہوئے ترقیاتی کاموں سے دے سکتے ہیں لیکن آصفہ قتل کیس کے مجرموں کی حمایت میں عمل کر سامنے آنا اس بات کا ثبوت پیش کرتی ہے کہ بار ایسوسی ایشن بھی فرقہ پرستی کو ہی ہوا دے رہی ہے۔ بار ایسوسی ایشن آصفہ قتل کیس پر سیاست کر کے سماج کو بانٹنے کا کام خوش اسلوبی سے انجام دے رہی ہے۔ جموں کے سیکولر سوچ رکھنے والے ذی حس عوام بار کی اس حرکت سے حیران و پریشان ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ وکلا کی اس طرح کی گھناؤنی سیاست دو فرقوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کا سبب بن سکتی ہے۔ بار کو چاہیے تھا کہ وہ سرحدوں پر ہو رہے پاکستان کی طرف سے علم ہندو کے خلاف احتجاج کرتی اور امن کی خاطر حکومت کو پاکستان پر بات چیت کرنے پر مجبور کرتی۔ بے روزگاری کے خلاف آواز بلند کرتی لیکن آصفہ کو انصاف دلانے کے بجائے ایسوسی ایشن جس طرح طرفوں کی حمایت میں کھڑی ہوئی ہے اس سے حالات مزید خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ جموں کے امن پسند شہریوں اور تجارت پیشہ طبقہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ جموں بار ایسوسی ایشن کی اس بیہودہ حرکت سے دو فرقوں کے درمیان دوریاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں جس کا خمیازہ جموں کے تجارت سے وابستہ طبقے کو ہی بھگتنا پڑے گا کیونکہ ان کا کاروبار براہ راست کشمیر سے جڑا ہوا ہے اور کشمیریوں کیلئے آصفہ قتل کیس ان کے جذبات سے جڑا ہوا ہے جس کی مثال کشمیر کے ان علیحدگی پسند اور مین اسٹریم لیڈروں کے ان بیانات سے دی جا سکتی ہے جن میں انہوں نے اس شرمناک واقعے کو کڑے الفاظ میں تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ یہی نہیں عوام میں اس واقعہ کو لے کر زبردست غصہ پایا جا رہا ہے۔ بار کی اس حرکت سے جموں اور کشمیر کے درمیان دوریاں بھی بڑھ سکتی ہیں اور یہ دوریاں جموں کے مفاد میں کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہیں۔

وکلا کا احتجاج کرنا اور جموں بند کی کال دینا تب صحیح قرار دیا جاتا اگر اس کیس کو کرائم برانچ حل کرنے میں ناکامیاب رہتی۔ اب چوں کہ ملزم قانون کے شکنجے میں پھنس چکے ہیں اور انہوں نے اقرار جرم بھی کر دیا ہے اس لیے وکلا، کا احتجاج بے سود ہو کر رہ جاتا ہے۔ بہتر ہوتا اگر یہ وکلاء ریاست اور خاص کر کشمیر میں پھیلی ہوئی بدامنی کے خلاف احتجاج کرتے۔ ایسا کرنے پر شاید کسی کو لگتا کہ کوئی تو ہے جو خاطیوں کے خلاف احتجاج بلند کر رہا ہے لیکن آصفہ عصمت ریزی کے مجرموں کے حق میں احتجاج کرنے کا کوئی جواز ہی نہیں بنتا۔

منٹو خاموش کیوں ہو؟

عادل فراز /لکھنو

منٹو ! تم نے ایسے وحشی درندے نہیں دیکھے ہونگے جن کے چہروں پر "وطن پرستی" اور قومی پرچموں" کانقاب پڑا ہو.تم نے صرف وحشیانہ ماحول دیکھا تھا مگر زعفرانی غنڈوں کی خونی ہولی نہیں دیکھی.قاتلوں کی سیاسی پزیرائی کا ڈرامہ نہیں دیکھا.تم نے کبھی کسی واقعہ کو مذہب اور فرقہ کی عینک لگاکر نہیں دیکھا کیونکہ تم تخلیق کار تھے.ادب تمھاری رگوں میں لھو بن کر دوڑ رھا تھا.تم ایک سچے فنکار تھے مگر اب تو ھر معاملہ کو مذھب اور فرقہ پرستی کی عینک لگاکر دیکھا جاتا ھے.منٹو یہ عظیم حقیقت ھے کہ آصفہ مسلمان تھی اس لئے قاتل آزاد ھیں.نربھیا ھندو تھی اس لئے اسکی حمایت میں جلوس نکالے جارھے تھے.کیا انسانیت کا کوئی مذھب نہیں ھوتا منٹو!

آصفہ میری پیاری بچی ! تمہاری روح فرسا کہانی ہر اس انسان کو خون کے آنسو رلا رہی ہے جس کے سینے میں ابھی دل پتھر نہیں ہوا ہے۔ آصفہ تم پہلی بچی نہیں ہو جو اس بربریت کا شکار ہوئی ہو۔ تم سے پہلے نہ جانے کتنی بچیوں کو وحشی درندوں نے اغوا کر کے ایسے گھناؤنے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ تمہارا واقعہ دیر سے ہی سہی منظر عام پر تو آیا۔ ورنہ میرے جیسی مظلوم بچیوں کی کہانیاں تو روز ہی خاکوں میں دب کر رہ جاتی ہیں۔ میری بچیاں اب بھی کشمیر کی ہی نہیں ہندوستان کی فضاؤں میں گونج رہی ہیں مگر جہاں سماعتوں پر بہرے پن کا عذاب نازل ہوا ہو وہ تیری چیخیں کیا سنیں گے۔ آصفہ تم چیخنا بند کرو میں برداشت کرو۔ تم جیسی ہزاروں بچیوں نے آج تک صرف برداشت کیا ہے اور برداشت کریں گی۔ یہی تمہاری قسمت ہے آصفہ۔ تم منٹو کی کہانی کا زندہ کردار ہو، یہاں آصفہ تم سیکنڈ ہو۔ سراج الدین کی بیٹی سیکنڈ۔ مگر تم سیکنڈ سے واقف نہیں ہو۔ ہوتیں بھی کیسے۔ ابھی تو تم نے اسکول جانا شروع کیا تھا۔ منٹو تو یوں بھی نفس انگیز کا رائٹر نہیں ہے۔ مگر وہ زندہ انسانوں کا بیباک ترجمان ضرور ہے۔

آصفہ میری پیاری بچی ! آج مجھے منٹو بہت یاد آیا۔ آج "سراج الدین" کی بچی" سیکنڈ" کی روح فرسا داستان ذہن میں گردش کر رہی ہے۔ کیوں منٹو کیوں؟ تم نے برسوں پہلے ایسی سفاک حقیقت کو اپنے افسانہ کا موضوع کیوں بنایا؟ کیا تم جانتے تھے آزاد جمہوری ہندوستان میں بھی ایسے واقعات رونما ہونگے؟۔ منٹو تم نے سیکنڈ اور اسکے باپ کی ایسی نفسیاتی کہانی بیان کی ہے جو آج بھی روح کو جھنجھوڑ دیتی ہے۔ آصفہ کا باپ تو سراج الدین نہیں بن سکا مگر آصفہ سیکنڈ سے بھی زیادہ مظلوم نظر آتی ہے کیونکہ اسکے ساتھ جو کچھ ہوا وہ بھگوان کی آنکھوں کے سامنے ہوا۔ اور بھگوان ابھی تک مندر میں پتھر کی مورت بنا ہوا سوچ رہا ہے کہ اپنے بھکتوں کے خلاف گواہی دے یا نہیں؟۔ مگر منٹو تم نے "کھول دو" کے بعد کی کہانی بیان نہیں کی۔ یہ کہانی کا کیسا اختتام ہے۔

"ڈاکٹر نے جس نے کمرے میں روشنی کی تھی سراج الدین سے پوچھا۔" کیا ہے؟"

سراج الدین کے حلق سے صرف اس قدر نکل سکا۔" جی میں۔۔۔۔۔۔ جی میں۔۔۔۔۔۔ اس کا باپ ہوں!"

ڈاکٹر نے اسٹریچر پر پڑی ہوئی لاش کی طرف دیکھا۔ اس کی نبض ٹٹولی اور سراج الدین سے کہا" کھڑکی کھول دو۔"

سیکنڈ کے مردہ جسم میں جنبش پیدا ہوئی۔ بے جان ہاتھوں سے اس نے ازار بند کھولا اور شلوار نیچے سرکا دی۔ بوڑھا سراج الدین خوشی سے چلایا۔" زندہ ہے۔۔۔۔۔۔ میری بیٹی زندہ ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سر سے پیر تک پسینے میں غرق ہو گیا"۔

افففففف۔۔۔ کس قدر نفسیاتی کرب میں مبتلا کر دینے والے جملے ہیں۔ جس کے سینے میں انسان کا دل ہے وہ سیکنڈ کی روح فرسا کیفیت کو برداشت نہیں کر سکتا تو پھر وہ سراج الدین کی نفسیاتی اذیت کو کیا برداشت کرے گا۔ نہیں یہ کہانی کوئی معمولی انسان نہیں لکھ سکتا۔ یہ کہانی منٹو نے ضرور شراب کے نشہ میں لکھی ہوگی۔ ایسا کرب برداشت کرنے کے لئے انسان کا نشے میں ہونا ضروری ہے۔

منٹو تم آسمان پر بیٹھا زندہ ہو۔ تم مر نہیں سکتے۔ زندہ ادب لکھنے والے کبھی نہیں مریں ہیں کیا؟ تو آؤ" کھول دو" کے خالق تمہیں آصفہ کی کہانی سناتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ" کھول دو" کے بعد کی کہانی لکھنا اور حالت نشہ میں مت لکھنا۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں تم کتنے مضبوط اور قوی نفسیات کے حامل ہو۔ سراج الدین کی کہانی لکھنا بھی کسی کمزور نفسیاتی انسان کے بس کی بات نہیں تھی مگر اس وقت تم نشے میں تھے۔ تو سنو منٹو۔ آصفہ آٹھ سال کی معصوم بچی کا نام ہے۔ جو اپنے ماں باپ کے دل کا سکون اور انکی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اچانک اسکا اغوا ہو جاتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اغوا کرنے والے کس مذہب کے تھے مگر یہ ضرور بتایا گیا کہ اسکے ساتھ تین دنوں تک مندر میں وہی کھیل کھیلا گیا جو سیکنڈ کے ساتھ ایک دن میں کئی درندوں نے مل کر کھیلا تھا۔ اسکی لاش نیم عریاں حالت میں فرش پر پڑی ملی۔ منٹو تم نشہ کرتے تھے کیونکہ تمہیں اپنی زندگی کا اختیار تھا مگر آصفہ تو معصوم بچی تھی سوچو جب اسکی رگوں میں زہر کا زہر اتار دیا گیا ہوگا تو اسکی کیا حالت ہوئی ہوگی۔ پھر مسلسل کئی دنوں تک معصوم گلی کو وحشی درندوں نے مسلا اور گلی شاخ سے ٹوٹ کر زمین پر بکھر گئی۔

تم سمجھ رہے ہو! منٹو اور مجھے نشہ مت کرنا۔ شراب کا ایک گھونٹ بھی تمہارے حلق سے نیچے نہ اترے۔ یہ کہانی نہیں حقیقت ہے۔ ارے نہیں نہیں۔ تم نے بھی جو کچھ لکھا تھا وہ کہانی نہیں تھی۔ وہ غلام ہندوستان کی آزادی کے فوراً بعد کی کہانی تھی۔ یہ آزاد جمہوری ہندوستان میں رونما ہونے والا واقعہ ہے۔ منٹو مجھے علم نہیں کہ سیکنڈ کے ریپ کے بعد کیا حالت رونما ہوئے۔ سراج الدین کس ذہنی اذیت کا شکار رہا۔ ڈاکٹر علاج کے قابل رہا یا وہ بھی کسی نفسیاتی مرض کا شکار ہو گیا تھا۔ تم نے کچھ نہیں لکھا بس قاری پر چھوڑ دیا کہ سوچو اور روتے رہو۔ مگر دیکھو یہاں آصفہ کے مجرموں کی حمایت میں جلوس نکل رہے ہیں۔ انتظامیہ پر انکے قاتلوں کی رہائی کے لئے دباؤ بنایا جا رہا ہے۔ سیاہ پوش طوائفیں عدالت میں چارج شیٹ داخل نہیں ہونے دے رہی ہیں۔ اور تم تو طوائفوں کی نفسیات اچھی طرح سمجھتے ہو نا۔ تم کھو ان سیاہ پوش طوائفوں پر بھی کچھ لکھو جو عدالتوں میں بیٹھ کر قانون اور انصاف کو بلیک کرنے پر تلی ہیں۔

منٹو! تم نے ایسے وحشی درندے نہیں دیکھے ہونگے جن کے چہروں پر "وطن پرستی" اور قومی پرچموں" کا نقاب پڑا ہو۔ تم نے صرف وحشیانہ ماحول دیکھا تھا مگر زعفرانی غنڈوں کی خونی ہولی نہیں دیکھی۔ قاتلوں کی سیاسی پزیرائی کا ڈرامہ نہیں دیکھا۔ تم نے کبھی کسی واقعہ کو مذہب اور فرقہ کی عینک لگا کر نہیں دیکھا کیونکہ تم تخلیق کار تھے۔ ادب تمہاری رگوں میں لہو بن کر دوڑ رہا تھا۔ تم ایک سچے فنکار تھے مگر اب تو ہر معاملہ کو مذہب اور فرقہ پرستی کی عینک لگا کر دیکھا جاتا ہے۔ منٹو یہ عظیم حقیقت ہے کہ آصفہ مسلمان تھی اس لئے قاتل آزاد ہیں۔ نربھیا ہندو تھی اس لئے اسکی حمایت میں جلوس نکالے جا رہے تھے۔ کیا انسانیت کا کوئی مذہب نہیں ہوتا منٹو! کیا نربھیا اور آصفہ کے مجرموں کو مذہب کی عینک لگا کر دیکھنا ضروری ہے؟ منٹو میرے عزیز افسانہ نگار! گاندھی کے قاتلوں کے حامی آصفہ کے قاتلوں کی پزیرائی کریں تو تعجب کیوں کرتے ہو۔ استحصالی کیفیت سے باہر نکلو اور ان قاتلوں کے چہروں پر پڑی ہوئی نقابیں نوچ کر پھینک دو۔ بولو منٹو چپ کیوں ہو؟ اگر آج تم ہوتے تو کیا کہتے ؟ اور کونسی کہانی لکھتے ؟۔

بولو منٹو میرے عزیز افسانہ نگار چپ کیوں ہو؟

منٹو! ملک میں" نیا قانون" نافذ ہے۔ یہ نیا قانون تمہارے افسانہ کی تقسیم سے بالکل الگ ہے۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے ہو کہ ایسا قانون آزاد ہندوستان میں نافذ ہو سکتا ہے۔ آج تمہارا" منگو کوچوان" زندہ ہوتا تو انکے تمام سوالوں کے جواب مل جاتے۔ ایسا تو نہیں کہ منگو کوچوان بھی تمہارے ساتھ آسمان پر بیٹھا ہوا یہ سیاسی ڈرامہ دیکھ رہا ہو۔ مگر تمہیں تو ڈراموں کا بالکل شوق نہیں تھا۔ چلو ایک ڈرامہ ہی لکھ دو" اس ملک میں مسلمان ہونا جرم ہے"۔ جی منٹو صاحب، مسلمان ہونا جرم ہے۔ جو ماحول" نیا قانون" کے نافذ کرنے والوں اور زعفرانی تنظیموں نے پیدا کر دیا ہے، وہ صرف مسلمانوں کے لئے خطرناک نہیں ہے بلکہ پسماندہ اور دبے کچلے ہوئے لوگوں کے لئے بدترین ماحول ہے۔ اس ملک میں کمزور ہونا جرم ہے۔ اور اگر کمزور اقلیتی فرقہ کا ہو تو انکے لئے اس کی کمزوری عذاب بن جاتی ہے۔ منٹو تم کسی مذہب اور کسی فرقہ کے قائل نہیں تھے۔ چلو ایک نئی کہانی کے ساتھ زمین پر اتر آؤ اور" کھول دو" کے بعد کا واقعہ لکھ کر ایک بار پھر کہرام مچا دو۔

مگر یاد رکھنا تم پر فحش نگاری کے جرم میں مقدمہ قائم نہیں ہوگا بلکہ تمہیں برہنہ کر کے سر عام مارا جائے گا۔

اس لئے بہتر ہے تم آسمان پر رہو اور کوئی کہانی لکھو۔

مرکزی مذاکراتکار کو کشمیری جوانوں کا 12نکاتی تجاویز پیش

نوجوانوں کی پشت بہ دیوار بنانے کے عمل کو روکنا قیام امن کیلئے لازم ملزوم

سرینگر/ وادی میں جاری بدامنی کو ختم کرنے کے غرض سے کشمیر سے نوجوانوں کے ایک گروہ نے سوراج پیپلز ٹرسٹ (جو عدم تشدد اور امن کے لئے ایک گاندھی وادی سیفٹر ہے) کے بینر تلے مرکزی مذاکرات کار دنیشور شرما کے نام تجاویز پر مشتمل ایک دستاویزات سپرد کی ہیں۔ "ولایت ٹائمز" نے نقل کیا کہ یہ کہ دستاویزات جو کشمیر نیوز بیورو کے پاس موجود ہیں کو راجیو دورا کے ساتھ ساتھ نامور کشمیری نوجوان چہروں نے سوراج پیپلز ٹرسٹ کی طرف سے پیش کیا ہے جس میں مشتاق الحق احمد سکندر، رمیز حمدونی، بلال بشیر بٹ اور سایہ شاہ کے دستخط موجود ہیں۔ 12 نکات پر مشتمل تجاویز میں مختلف وجوہات بیان کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے وادی میں بدامنی، خون خرابہ اور تشدد جاری ہے۔ دستاویزات میں مذاکرات کار کو تجویز دی گئی ہے کہ قومی ٹی وی چینلوں کی طرف سے بنیاد پرستی کو فروغ دینا، کشمیر کے متعلق پراپیگنڈا فوراً بند کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ آزادی رائے کے متعلق سے طلبہ کی کوششوں کو کچلا نہ جائے۔ رپورٹ میں کشمیری نوجوانوں نے بھارتی حکومت کی طرف سے بلدیاتی انتخابات میں تاخیر کرنے کا بھی یہ کہہ کر تذکرہ کیا ہے کہ موجودہ بدامنی کے دوران انتخابات منعقد کرنے سے مزید خون خرابہ برپا ہو سکتا ہے۔ نوجوانوں نے الیکٹریٹ پر لگاتار بندشیں لگانے پر بھی اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے، ایسے تربیتوں اور راستوں کو کشمیر میں نوجوانوں کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ دباؤ اور عقلیہ نفس کی وجہ سے نوجوانوں کو پشت بہ دیوار بنایا جا رہا ہے۔ وہ بنیاد پرست بن جاتے ہیں اور بندوق اٹھانے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ پولیس اصلاحات کے حوالے سے نوجوانوں نے دنیشور شرما پر زور دیا ہے کہ گرفتاری، دوران حراست اور دوران تفتیش ایس او پی پر مکمل عملدرآمد کیا جانا چاہیے۔ رپورٹ کے مطابق "پولیس اصلاحات لازمی ہے کیونکہ بہت سے معاملات میں دیکھا گیا ہے کہ نوجوانوں کو تشدد کی طرف دھکیلنے میں پولیس ذمہ دار ہے، پولیس اور انتظامی اہلکاروں کی طرف سے روزانہ نوجوانوں کی تذلیل کو بھی کم کرنے کی ضرورت ہے۔ دستاویزات میں دنیشور شرما کو اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ کشمیا کو بندوق بنانے کی اور باعقل اجتہاد کرنے کی ضرورت ہے، بدنام زمانہ پی ایس اے کو ختم اور رہائشی علاقوں سے فوج کے انخلا کو یقینی بنایا جانا چاہئے۔ مذاکرات کار کی توجہ Half Widow کی طرف مرکوز کرتے ہوئے نوجوانوں نے رپورٹ میں کہا ہے کہ اس کی طرف دھیان نہ دینے سے شدید نتائج برآمد ہو جاتے ہیں۔ دستاویزات میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ مرکز کی طرف سے جاری ایکیموں کا فائدہ صرف سیاسی کارکنوں کو ملتا ہے نا کہ تشدد کے متاثرین کو۔ نوجوانوں نے خبردار کیا کہ کٹھوا میں 8 سالہ آصفہ کی عصمت دری اور قتل کے واقعہ سے فرقہ وارانہ فسادات کا خطرہ لاحق ہے لہذا مجرموں پر قانونی کارروائی عمل میں لا کر انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "پاکستان کے ساتھ بحال امن کی عمل کو پھر سے شروع کیا جانا چاہیے، اگر پاکستان کے ساتھ مذاکرات کو بحال کرنے کا اعلان خود دنیشور شرما کی طرف سے ہوگا تو یہ ایک بہتر آپشن ہوگا کیونکہ سرینگر میں اسے چند پذیرائی سمجھا جائے گا اور اس سے مذاکرات کار کی پہچان اور ساکھ بھی جموں و کشمیر میں بڑھ جائے گی۔" یہ بات قابل ذکر ہے کہ سوراج پیپلز ٹرسٹ کے چیئرمین راجیو دورا متعدد بار تنازعہ کشمیر کا دورہ کرتے ہیں اور کئی مرتبہ مختلف حریت رہنماؤں اور دیگر نظریہ رکھنے والے افراد سے بات چیت کر چکے ہیں۔ تمام علاقوں سے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ان کے ساتھ منسلک ہے اور ہندوستان، پاکستان اور کشمیری عوام کے درمیان مذاکرات کے لیے کوشاں ہیں۔ 2016 میں سوراج پیپلز نے دہلی میں پیپلز یوتھ کانفرنس کا انعقاد کیا تھا جس میں جموں و کشمیر کے تمام خطوں سے تقریباً 30 سے 40 نوجوانوں نے مذاکرات کے ذریعے مسائل حل کرنے پر بحث میں حصہ لیا۔

کشمیریوں کی سیاحوں کے نسبت مہمان نوازی قابل افتخار و منفرد

سرینگر/ کشمیر نیوز بیورو/ زمینی سطح پر فروغ پذیر سیاحت ہر سماج اور ریاست کے لیے صحیح اور خوشگوار علامت ہے۔ سیاحتی صنعت خصوصی طور پر کشمیر کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ سیاحتی صنعت میں اضافے کے ساتھ ساتھ اس سے منسلک باقی شعبوں جیسے کہ دستکاری، ہوٹل کی صنعت، نور اور سفری ایجنسیوں، پرچون تجارت کی مارکیٹ، پھلوں کی کھیتی میں بھی بہتری ممکن ہوتی ہے۔ لہذا مکمل طور پر معیشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ کشمیر میں سیاحتی صنعت کا ماضی کافی باعظمت رہا ہے، مگر 3 دہائیوں سے خطے میں چلی آرہی بدامنی کی وجہ سے سیاحتی صنعت کافی حد تک متاثر ہوئی ہے جس کی وجہ سے معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوئے اور ہزاروں گھرانوں کے روزگار پر بھی کافی برا اثر پڑا ہے۔ مگر اس کے باوجود سب کچھ کھویا نہیں ہے کیونکہ ابھی تک پر اس وقت بھی سیاحت ایک جو بصورت تصویر پیش کر رہی ہے۔ کشمیر نیوز بیورو نے مقامی متعلقین، سیاحوں سے بات کی جس کے دوران مثبت نبض پایا گیا۔ دنیا کے مشہور ترین جھیل ڈل کے کنارے پر چائے گھر کے رہنے والے وسیم کمار اچھا جو پچھلے سے فیبر روڈ چلے ہیں نے کشمیر نیوز بیورو سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "کشمیر میں مہمان نوازی بہت ہی حیرت انگیز اور ناقابل یقین ہے۔ یہ جنت میں میرا پہلا دورہ ہے اور ہوٹل سے لیکر ٹیکسی والے تک یہاں مہمان نوازی بہت حیران کن ہے، ہر جگہ لوگ اچھا تعاون پیش کرتے ہیں، ہندوستان اور بیرونی ممالک سے سیاحوں کو چاہیے کہ وہ کشمیر میں کھلے ذہنوں کے ساتھ آئیں اور یہاں کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہو کر یہاں سے دلکش اور مخلص لوگوں سے ملیں۔ کشمیر کے متعلق منفی سوچ ترک کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ایسا کچھ نہیں جیسا ہم سمجھتے ہیں"۔ مقامی متعلقین نے گرم مفد شات بھی ظاہر کیے مگر زیادہ تر پر امید ہیں۔ جھیل ڈل کے کنارے پر محمد سلطان جو بہت وقت سے شکارا کا کام انجام دے رہے ہیں نے کشمیر نیوز بیورو سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "اب تک اس سال کے کاروبار گرمی سے یہ کہ کشمیری صورتحال پر امن نہیں مگر ہمیں امید ہے کہ صورتحال جلد ہی ٹھیک ہوگی اور سیاحت کے شعبے میں پھر سے بہار لوٹ آئے گی کیونکہ ہم اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ سیاحت کشمیری معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔" میڈیا کے ایک حصے کی طرف سے کشمیر کے متعلق منفی حقائق بیان کرنے سے ہمارے کاروبار پر کافی اثر پڑتا ہے اور یہاں کے لوگوں کو بھی مثبت کردار انجام دے کر سیاحوں کی زیادہ بہتر مہمان نوازی انجام دینی چاہیے۔" دوسری جانب جو سیاح پہلے سے کشمیر آرہے ہیں پوری طرح سے مطمئن نظر آرہے ہیں۔ وکرم لکھو جو چنڈی گڑھ سے ایک مصنف ہیں نے کشمیر نیوز بیورو سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "میں ہر سال کشمیر اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ آتا ہوں، مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کشمیر مجھے تازہ دم کر دیتا ہے اور یہاں کے لوگ اتنے اچھے ہیں کہ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ کشمیری خوبصورتی سے لطف اندوز ہوں اور یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ کشمیر کو پر امن و ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں اپنی کوششیں انجام دیں۔ جو سیاحوں کی کشمیری لوگوں کے متعلق مہمان نوازی اور برتاؤ کے حوالے سے تاثرات ہیں، اس سے یہاں کی سیاحت کی اچھی تصویر سامنے آتی ہے۔ نامور شخصیات بھی یہی مشورہ دے رہے ہیں کہ امن لازم و ملزوم ہے کیونکہ ہمیں آنے والی نسلوں کے لئے ایک اچھی دنیا چاہیے۔ ہر عاقل و دانا مشورہ دے رہی ہے کہ امن ضروری ہے کیونکہ امن کے وقت ہم صرف جدید ترقی اور سیاحتی کامیابی کے فوائد سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے بلکہ اس سے سیاحت کو بھی فروغ ملے گا اور ہماری معیشت و ہمارا سماج صحیح سمت کی طرف گامزن ہوگا۔ سیاحت کے ساتھ منسلک مقامی ڈرائیورس، اسپورٹس بھی فروغ پذیر سیاحت کا شعبہ چاہتے ہیں تاکہ وہ بھی فلاح پا سکیں۔ تاریک احمد نامی ایک ڈرائیور نے کشمیر نیوز بیورو سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "پچھلے ہمیں سیاحت میں کم بہاؤ کی وجہ سے زوال نظر آرہا ہے کیونکہ خون خرابہ کشمیر کے لیے ابھی لائق نہیں اور ہم پر امید ہیں کہ سبھی متعلقین اور تنظیمیں صحیح فیصلہ لیں گے تاکہ کشمیر میں امن لوٹ آئے اور سیاحت کا شعبہ پھر سے بہتری کی طرف گامزن ہو۔ امن ہم کشمیریوں کے لیے لازم و ملزوم ہے"۔ بہرحال کشمیر میں سیاحتی شعبہ کو کافی مشکلات کا سامنا ہے مگر زمینی نقطہ نظر کے مطابق روشن بھی نظر آرہا ہے۔

آصفہ قتل کیس تمام اقلیتوں کے لئے ایک لمحۂ فکریہ

علامہ غلام رسول حامی

سرینگر/ آصفہ قتل کیس کے ملزموں کے تئیں جموں بار ایسوسی ایشن اور ہندو متعصبانہ مسلم مخالف انسان دشمن طاقتوں نے ایک بار پھر بھارت میں رہ رہے اٹھارہ کروڑ سے زائد مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں پر واضح کیا کہ ہندوستان میں ان کا مال و جان قطعی طور محفوظ نہیں ہے انسانیت کو شرمسار کرنے والا آصفہ قتل کیس اور مندر کے اندر اس دلدوز سانحہ کو انجام دینے والے افراد کے تئیں ہمدردی جتانا اپنے آپ میں ایک بڑی دہشت گردی ہے۔ جہاں راجستھان، گجرات، بہار، اوڑیسہ، آسام، ویسٹ بنگال سے آئے روز اقلیتوں پر ہو رہے ظلم و ستم کی داستانیں رونگٹے کھڑا کر رہی ہے وہیں پر ریاست جموں و کشمیر میں کشت و خون کا نہ تھمنے والا سلسلہ جاری ہے۔ "ولایت ٹائمز" کے مطابق ان باتوں کا اظہار امیر کاروان اسلامی علامہ غلام رسول نے جمعۃ المبارک کے موقع پر خانقاہ فیض پناہ حضرت شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ بند مالو سرینگر میں ایک بھاری عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ بیان بازی کسی بھی مسئلے کا حل نہیں ہے اس لئے عملی اقدامات اٹھانے کی سخت ضرورت ہے۔ ریاست میں جاری کشت و خون کی لہر سے لوگ گھٹن محسوس کر رہے ہیں اور عبور و مرور کی صورت میں بھی تخلفات کے خدشات لاحق ہے لہذا اب وقت آیا ہے کہ مانع تر مفادات کو مد نظر رکھ کر مسئلے کے مستقل حل کے لئے بات چیت کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ برصغیر کے پائیدار امن کے لئے اور انسانیت کی بقا کے لئے راہ ہموار ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر صوفیان باصفائے اخوت، بھائی چارہ اور انسانیت کی سربلندی کے لئے جدوجہد اپنی ساری زندگی صرف کی ہے اس لئے ان روشن ضمیر شخصیات کو عملی نمونہ بنا کر ان کے چھوڑے گئے مشن کی آبیاری کرتے ہوئے ہمیں اپنے آپ کو ان کے نقش قدم پر ڈالنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اس پاکیزہ سرزمین کو شراب و منشیات سے صاف و پاک کرنے کے لئے کاروان اسلامی نے جو اقدامات کئے ہیں ان کو اپنے منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے بلا لحاظ مذہب و مسلک ہر فرد کو آگے آنے کی ضرورت ہے تاکہ روشن مستقبل اور صالح معاشرے کا قیام ممکن ہو سکے۔

اُسے ہم اپنے قبرستان میں دفن بھی نہ کر سکے

اسے ہمیں رات میں ہی دوسرے گاؤں لے جانا پڑا، ہر جگہ ڈھونڈا پر مندر کی طرف توجہ نہ گئی کیونکہ جانتے ہیں مندر ایک مقدس جگہ ہے

فیصل محمد علی

بکروال قبیلے سے تعلق رکھنے والی بچی کی والدہ سراپا سوال بنی ہوئی ہیں۔ اولاد کے لیے ایک ماں کے تنگ دل سوالات ہوتے ہیں لیکن اس ماں کے ذہن میں کیسے کیسے سوال ابھر رہے ہوں گے جس کی آٹھ سالہ بیٹی کے ساتھ اجتماعی ریپ کیا گیا ہو؟ اس ماں کے کتنے سوالات ہوں گے جس کی بچی کے ساتھ ہونے والے جرم نے مذہبی طبقے کو مزید گیرا کر دیا ہو؟ ہماری بچی۔۔۔ اس نے کسی کا کیا کھویا؟ کیا جرم کیا؟ کیا چوری کی تھی؟ انھوں نے اسے کیوں مارا؟ اسے اس طرف دور لے گئے۔ پتھر نہیں گاڑی میں لے گئے یا کیسے لے گئے۔ کس طرح مارا، کچھ پتا نہیں۔ پتا نہیں اس کی جان کیسے لی؟ اس کے سوال ہی کم تھی نہیں ہو رہے ہیں۔ ایک کے بعد ایک قطار باندھے چلے آ رہے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ماں کا درد چھوٹ نکلا ہو۔ وہ بتاتی ہیں کہ ان کی تین بیٹیاں تھیں اب دو ہی رہ گئی ہیں۔ جموں کے دھرم پور کے دو دھر تلا کی پہاڑیوں پر جب ان کے سوالوں کی جھڑیاں لگیں تھیں اسی وقت میرے ذہن میں آٹھ سال کی اس معصوم کی شکل ابھر رہی تھی جو کہ اجتماعی ریپ کا شکار ہوئی تھی۔ بالکل ماں جیسی شکل، ویسی چمکتی ہوئی بڑی بڑی آنکھیں اور گورا اپنا رنگ۔ پھر میرا ذہن لوٹ آیا۔ اس کی ماں کہہ رہی تھی کہ بہت خوبصورت اور ہوشیار تھی میری بچی، جنگل میں جا کر واپس آ جاتی تھی۔ لیکن اس دن وہ لوٹ کر نہیں آئی اور پھر ہمیں اس کی لاش ملی۔ یہ خانہ بدوش قبیلہ مویشیوں پر انحصار کرتا ہے۔ وہیں آس پاس بھیڑیں، بکریاں اور گائیں تھیں۔ بکروالی کتنے رات کی ٹھٹھرک کے بعد زنجیروں میں بندھے پڑے دھوپ سینک رہے تھے۔ گھوڑے اپنے بچوں کے ساتھ چارا کھانے میں مشغول تھے۔ اس بچی کو بھی گھوڑوں کا بہت شوق تھا۔ اس کی بہن نے بتایا کہ اسے کھیلنے کا بہت شوق تھا اور وہ بہت اچھی طرح گھڑ سواری کر سکتی تھی۔ اس دن وہ گھوڑے لے کر ہی کھور کے جنگل میں گئی تھی جب اسے اغوا کر لیا گیا اور سات دنوں تک اجتماعی ریپ کے بعد لاش کو جنگل میں پھینک دیا گیا۔ غمزدہ ماں بتاتی ہیں: پہلے میری تین بیٹیاں تھیں۔ اب دو ہی رہ گئی ہیں۔ اپنی اس بچی کو انھوں نے اپنے بھائی کو گود دیا تھا کیونکہ بھائی کی بیٹی کی ایک حادثے میں موت ہو گئی تھی۔ حادثے کے وقت بچی کے اصل ماں باپ سانجا میں ڈیرہ ڈالے ہوئے اور ان کی بچی اپنے ماموں کے ساتھ کٹھوعہ کے اس گاؤں میں رہ رہی تھی۔ سات دنوں کے بعد بھی لاش کو حاصل کرنا بہت آسان کام نہیں تھا۔ بچی کے والد نے وضاحت کی: پولیس والے یہ کہنے لگے کہ آپ ہی کی بکروال برادری میں سے کسی نے اسے مارا ہوگا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ گاؤں والے تو ایسا برا کام نہیں کر سکتے۔ بچی کی ماں نے کہا: اپنی موت مر جاتی تو صبر کر لیتے۔ کہتے کہ مر گئی۔ دنیا مر تی ہے سو وہ بھی مر گئی۔ جبکہ بچی کے والد نے کہا: ہم اپنی بیٹی کو اپنے قبرستان میں دفن بھی نہیں کر سکے۔ اسے ہمیں رات میں ہی دوسرے گاؤں لے جانا پڑا۔ ہم نے بچی کو ہر جگہ ڈھونڈا پر مندر کی طرف توجہ نہ گئی کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مندر ایک مقدس جگہ ہے۔

امام موسیٰ کاظمؑ کی سیرت طیبہ کشمیری اور فلسطینی عوام کیلئے مشعل راہ: مولانا عباس انصاری

سرینگر/ یوم شہادت باب الحوائج حضرت موسیٰ کاظمؑ کی مناسبت سے جموں و کشمیر اتحاد المسلمین کے اہتمام سے دیر پر بیاس پورہ میں ایک عظیم الشان مجلس عزاء کا انعقاد ہوا جس میں وادی کے اطراف و اکناف سے آئے ہوئے ہزاروں عقیدتمندوں نے شرکت کر کے مظلوم امام کاظمؑ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مجلس میں تنظیم سے وابستہ معروف ذاکرین کرام نے وقفہ وقفہ سے مرثیہ خوانی پیش کی جبکہ اتحاد المسلمین کے سربراہ و پیکر حریت رہنما مولانا محمد عباس انصاری نے مجلس عزاء سے خطاب کرتے ہوئے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرتے ہوئے بحضور باب الحوائج عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ "ولایت ٹائمز" کے مطابق اپنے خطاب کے دوران مولانا عباس انصاری نے کہا کہ امام موسیٰ کاظمؑ صبر و استقامت کا نمونہ تھا جس نے بدترین مظالم اور ناقابل برداشت اذیتیں اور تکالیف برداشت کئے لیکن کبھی بھی حق گوئی اور انصاف طلبی سے گوشہ گیری اختیار نہ کی۔ مولانا انصاری نے کہا کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے اسلامی اصول و علوم کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ساتھ ظالم وقت کے خلاف آواز اٹھائی اور حق گوئی اور صداقت کی پاداش میں امام کاظمؑ کی زندگی مشکلات و مصائب سے دوچار رہی۔ مولانا عباس انصاری نے کہا کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے طویل اسیرانہ زندگی قبول کی لیکن ظلم و جبر پر استوار آمرانہ نظام کے سامنے سر خم نہ کیا بلکہ قدم قدم پر لوگوں کو علم و ہدایت کا درس دیتے رہے۔ مولانا انصاری نے کہا کہ امام کاظمؑ کو اسی جابرانہ، ظالمانہ، بیش پرستانہ اور آمرانہ نظام نے آواز اٹھانے پر مجبور کیا جس کی وجہ سے ان کی زندگی کو سخت سے سخت ترین آزمائشوں، مشکلات اور تکالیف کا مرکز بننا پڑا۔ انصاری نے کہا کہ امام موسیٰ کاظمؑ صبر و استقامت کا نمونہ تھے جس کی وجہ سے امام چٹان کی مانند مصائب و مشکلات کا مقابلہ کرتے رہے اور اسلام کے خلاف ظالم و جابر حاکم وقت کی ناپاک سازشوں کو زمین بوس کر دیا۔ مولانا محمد عباس انصاری نے موجودہ دور کے مسلمانان عالم بالخصوص کشمیر اور فلسطین کے مظلوم عوام کے لئے امام عالی مقام کی سیرت کو مشعل راہ گردانتے ہوئے کہا کہ شیطانی قوتوں نے مسلمانان عالم کو ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگانے میں مشغول رکھا ہے اور خود مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیل کر مسلمانوں کے اوپر دہشتگردی کی کیل لگا رہے ہیں۔ مولانا عباس انصاری نے کہا کہ بھارت اور اسرائیل کروڑوں کی آبادی پر محیط اور سب سے بڑے دہشتگرد ہیں جن کے ہاتھ مظلوم کشمیریوں اور فلسطینیوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ مولانا انصاری نے شہیدان گلشن عالم کے بعد کو لگام خونریزی کو بھارت کی بدترین دہشتگردی قرار دیتے ہوئے کہا اس طرح کی بدترین دہشتگردی پر اقوام عالم کی خاموشی ایک لمحہ فکریہ ہے جو کشمیری قوم کی برداشت سے باہر ہے۔ مولانا انصاری نے عالم اسلام کے ذمہ داروں سے اپیل کی کہ وہ اہلبیت کرام کی سیرت کا گہرائی سے مطالعہ کریں اور عالم اسلام کو درپیش مسائل و مشکلات کو حل کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

آصفہ کے لواحقین کو ضرور انصاف ملے گا/ وزیر داخلہ

سرینگر/ مرکزی وزیر داخلہ نے واضح کر دیا ہے کہ کٹھوعہ معاملے میں ملوث افراد کو سخت سزا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ آصفہ کو ضرور انصاف ملے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ ریاست کی خاتون وزیر اعلیٰ کو یقین دہانی کرائی کہ ملوثین کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔ "ولایت ٹائمز" نے نقل کیا ہے کہ سے کے این ایس کے مطابق وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ نے ایک انٹرویو کے دوران بتایا کہ کٹھوعہ میں معصوم بچی کے قتل میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ جو کوئی بھی قتل کی اس بھیانک واردات میں ملوث ہوگا اسے کسی بھی صورت میں بخشا نہیں جائے گا۔

آصفہ کے قاتلوں کو سزا دینا اہم ذمہ داری/ محبوب مفتی

سرینگر/ کٹھوعہ کی معصوم بچی آصفہ کے قاتلوں کو سزا دینے اور متاثرہ کنبے کو انصاف فراہم کرنے کی یقین دہانی کرتے ہوئے ریاست جموں کشمیر کی وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے کہا کہ کچھ لوگوں کی غیر ذمہ دارانہ حرکتوں اور بیانات سے انصاف کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی۔ "ولایت ٹائمز" کے مطابق اپنی ایک ٹویٹ میں ریاست جموں کشمیر کی وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے لکھا "کٹھوعہ میں معصوم بچی کے افراد خانہ کو انصاف فراہم کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی جائیگی۔ انہوں نے لکھا کہ کچھ لوگوں کی غیر ذمہ دارانہ حرکتوں اور بیانات سے انصاف کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی۔ مناسب طریقہ کار پر عمل کیا جا رہا ہے۔ تحقیقات فاسٹ ٹریک بنیاد پر جاری ہے۔ انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔"

معصوم بچی کے لواحقین کو سیکورٹی فراہم کی جائے گی/ پولیس

سرینگر/ کٹھوعہ کی آٹھ سالہ معصوم بچی کے لواحقین کو ہر ممکن تحفظ فراہم کرنے کا عندیہ دیتے ہوئے پولیس چیف ایس پی ویدی نے کہا کہ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لواحقین کو ہر طرح سے سیکورٹی فراہم کی جائے گی۔ کرائم برانچ نے جس طرح سے کیس کی تحقیقات کی وہ سراہنا ہے کے قابل ہے۔

HUMANITY SHAKEN

An 8 years old KASHMIRI Infant who was KIDNAPPED ,GANG RAPED and MURDERED by Hindutva bigots .Cutting across the lines of religions people demanded justice for ASIFA. (www.wilayattimes.com)

I hope oppressed nations like Kashmir, Iraq, Syria, Afghanistan, Palestine and Myanmar will push their enemies back with the help of Resistance in future

Attack on Syria by US,Britian and France is crime and war against Islam:Imam Khamenei

Hypocrisy behind the U.S.'s scapegoat for bombarding Syria by stating: "Those who once supported ISIS, discreetly, claim to oppose them [ISIS] today and somehow defeated them: that is an apparent lie. U.S the played no role in defeating ISIS."

WILAYAT TIMES DESK

Tehran:On the anniversary of day of Muhammad's (PBUH) appointment to prophethood (Eid al-Mab'ath), a group of government officials and Muslim states' ambassadors to Iran met with Ayatollah Khamenei—the Supreme Leader of the Islamic Revolution—this morning, April 14, 2018.

Ayatollah Khamenei slammed the attack on Syria launched by the United States, Britain and France, and asserted: This morning's attack on Syria is a crime. I firmly declare that the U.S. president, the president of France, and the Prime Minister of Britain have committed a major crime. They will gain no benefit; just as they did not while in Iraq, Syria and Afghanistan, over the past years, committing the same criminal acts.

The Leader of the Revolution touched on the hypocrisy behind the U.S.'s scapegoat for bombarding Syria by stating: "Those who once supported ISIS, discreetly, claim to oppose them [ISIS] today and somehow defeated them: that is an apparent lie. U.S the played no role in defeating ISIS."

Ayatollah Khamenei then pointed out additional statements of deceit, from the U.S. side, indicating, "In his speech, a few hours ago, the US president said they could defeat ISIS in Syria: another shameless and obvious lie!"

Furthermore, he informed the audience on the truth of U.S.'s relationship with ISIS: "They, where they thought it was necessary, entered and helped [ISIS]. When the main elements of ISIS were encircled, they saved them. Even before that, they were involved in creating ISIS."

The Leader of the Revolution reminded the Iranian officials of the U.S.A's manipulation of other countries and their failed plot, stating: "Using the Saudis' and their allies' money, they could create these vile creatures that would attack the nations of Iraq and Syria. However, the resistance against the US and its agents could save these two countries: the outcome will be the same in the future."

Ayatollah Khamenei further elaborated on U.S.A.'s failure in the Middle East, warning them that failure would occur again if they tried to invade the region. He said, "Just a few days ago, the US president announced that they've spent seven trillion in Western Asia—or the Middle-East as he called it—and they [U.S.] gained no profit. He is right: they didn't gain a thing. The US must know, from now on, no matter how much they spend or how much they endeavour, they will gain nothing from this region!"

He added: "In different regions of the world, Muslims are under intense pressure: they [USA] support and help the oppressors of Muslims. They are indifferent toward the troubles and pains inflicted on Muslim nations. USA also supported the cruel dictator Saddam [Hussain]. Thousands of people from Iran and Iraq were killed or injured by the chemical weapons used by Saddam. They [USA] are not always against chemical weapons [as they claim]: however, they get involved due to their own arrogant aims, with the excuse of countering dictatorship; nevertheless, they operate as one international dictator. The Leader of the Revolution then reminded his audience, "Well, dictators will never succeed; they will certainly be defeated."

Ayatollah Khamenei asserted: "We should be aware in face of these events and vigilant: Muslim nations, countries, governments should gain experience. They want to damage the Islamic Ummah. Syria, Iraq, or Afghanistan are not the only targets: the main target is the presence of Islam in this region; they want to damage this. Islamic countries must understand this; Islamic governments should not act in favor of the goals of the US and some other invasive Western countries."

At the end Imam Khamenei emphasized that the withdrawal of arrogance and oppressors from the world due to resistance is a divine tradition and I hope that the nations of Iraq, Syria , Afghanistan , The oppressed nation of Palestine, Myanmar and the people of Kashmir will push their enemies back with the help of resistance in the near future."

Besides millions of people, Some Muslim and Kashmiri Pandit figures who played an appreciable role in Kathua incident and exposed culprits

WILAYAT TIMES DESK:Besides millions of people across globe demanded the stringent punishment for culprits involved in kidnap, gand rape and murder case of 8 years old Asifa, Jammu and Kashmir Police team headed by IG Crime Syed Ifadul Mujtaba, Mr. Ramesh Kumar Jalla, the Senior Superintendent of Police (Crime Branch),SP PirzadaNaved and Advocate Deepika Singh played an appreciable role in exposing the criminals of Kathua incident and faced all the challenges to provide justice to innocent girl of Kathua (J&K)

SSP Mr. Ramesh Kumar Jalla, who along with his team, completed the investigation in Asifa's rape and murder case in Kathua in "record time," arrested all the accused, and submitted the charge sheet on April 9, which was at least 10 days ahead of the 90-day deadline fixed by the High Court.He is a Kashmiri Pandit, and he exposed the Hindutva bigots who admittedly raped and murdered Asifa.He was under tremendous pressure from the BJP ministers who had also participated in the protest march of the Hindu Ekta Manch.But he didn't budge and care.

Deepika is from a Kashmiri Pandit family, which had left their ancestral village of Karihama in North Kashmir in 1986 and moved to Jammu. She filed a writ petition that the Jammu and Kashmir High Court began monitoring the case and the investigation was handed over to the Crime Branch.She said that such heinous acts of rape have no religion has promised the nail the accused in this case which has further deepened communal fault lines. She is facing threat by some anti human forces.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

The Student of Govt.Middle School Patnaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Vol:04 | Issue:16 | Pages:08 | 16th April 2017 to 22nd April 2018 | Rs.5/-

KATHUA RAPE CASE ROW

No Culprit Will Be Spared:PM Narendra Modi

Rahul Gandhi challenged PM Modi to speak up on the two rape cases

New Delhi: In his first remarks on the Kathua and Unnao rape cases, which have sparked nationwide outrage, Prime Minister Narendra Modi today said no culprit will be spared. "Incidents being discussed since past two days cannot be part of a civilised society. As a country, as a society we all are ashamed of it," the prime minister said. "I want to assure the country that no culprit will be spared, complete justice will be done. Our daughters will definitely get justice," PM Modi added while speaking in Delhi this evening.

Earlier today, Congress president Rahul Gandhi had challenged PM Modi to speak up on the two rape cases, calling his silence "unacceptable".

"What do you think about the growing violence against women and children? Why are accused rapists and murderers protected by the state?" Rahul Gandhi had tweeted.

Rahul Gandhi had led a midnight march to India Gate in the heart of Delhi demanding justice for the eight-year-old girl who was kidnapped, brutally assaulted and killed in Jammu and Kashmir's Kathua in January, and for the 16-year-old girl in Uttar Pradesh's Unnao who was allegedly raped by BJP lawmaker Kuldeep Singh Sengar last year.

Mr Gandhi had said last night that the Beti Bachao (Save the girl child) slogan is good. "We are telling him (PM Modi) that he should get down to the job, implement it," the Congress president had said during the protests that are seen to be an effort to put the ruling BJP at the centre and the two states in a spot.

Rahul Gandhi had led a midnight march to India Gate at midnight demanding justice in Kathua, Unnao rape cases

Hundreds of people, predominantly Congress workers, had joined the march, responding to Mr Gandhi's call to join him for "a silent, peaceful, candlelight vigil" to protest violence against women and demand justice. The Congress today said it will stage protests across the country demanding justice in the two cases.

Though the Kathua rape and murder took place in January, central politicians were largely silent until details in a police chargesheet revealed the sheer cruelty and horror that the child was subjected to before she was killed.

Meanwhile, in Uttar Pradesh, Kuldeep Singh Sengar has paraded around all week long denying the accusation of rape, disparaging the girl and her family and hitting out at the media in the Unnao rape case. During that time, his brother Atul Singh was arrested for a brutal assault on the girl's father, who was not just arrested with severe wounds on his body but who died on Monday in custody.

Kuldeep Sengar was taken in for questioning by the CBI early this morning. The Allahabad High Court today severely reprimanded the Yogi Adityanath government, and said the approach of the government law officer that the lawmaker could not be arrested at this stage "not only exudes an unpleasant flavour" but raises doubts about the bona fides of top police officers.

I SENT THE HORSES BACK HOME

Maai,
I sent the horses trotting,
And they found their way back home.
But, I couldn't,
My legs that you thought were
Swift as those of a deer,
They froze.
Maai, they froze.
But I sent the horses home.
Maai, them monsters,
They had no horns or fangs,
Or deadly long nails.
But they hurt me.
They hurt me bad, Maai.
The purple flowers,
The yellow butterflies,
They stood there helpless.
While I sent the horses back home.
Maai,
Tell Baba that I knew.
I knew,
I know he tried.
I heard him say out my name,
I heard him repeat it loud.
But,
I was sleepy Maai,
I was tired.
Them monsters,
They hurt me bad.
Strange as it may seem to you,
Maai,
It feels like your warmth now.
It doesn't hurt anymore.
The blood has dried
And it looks like the purple blossoms
That swayed with me in the meadows.
It doesn't hurt, Maai.
Maai,
The monsters are still out there.
And there are stories too.
Don't listen to them Maai,
Gut wrenching and agonizing they are
And a lot you've gone through.
Maai,
Lest I forget,
There's a temple there
Where lives a goddess.
Thank her,
For I think it's she who helped,
The horses find their way back home.

By:Soniya Ameen

Kathua Rape and Murder Case echoed in United

United Nations:The uproar over the horrific rape and murder of Kathua Child is echoing at global stage. In this regard, UN Secretary-General Antonio Guterres stated that he wants Indian authorities to ensure that the perpetrators of the "horrific" gang rape and murder of an eight-year-old girl in Jammu and Kashmir's Kathua be brought to justice.

His Spokesperson Stephane Dujarric told reporters that he has seen reports about the "horrific case" of the abuse and murder of the nomadic Bakerwal community girl.

"We very much hope that the authorities will bring the perpetrators to justice so they can be held accountable for the murder of this young girl," he said.

The minor was kidnapped on January 10, and taken to a temple in Kathua, drugged and gang raped over days and finally killed to scare the nomadic Muslim community out of the village. Her body was found dumped in a forest near Rasana village seven days later.Pertinetly, Eight people, including four police personnel - a head constable, a sub-inspector and two special police officers -- have been arrested in the case and charges filed against seven of them.

A 10 years old boy Mujtaba Ali from Noori Pora Magam District Baramulla Kashmir is suffering from a kind of tumour and is undergoing treatment at Max Super Speciality Hospital Phase 6 Chandigarh.He belongs to poor family and cost of treatment is nearly Rs.15 lacs which is beyond the reach for his family .Kindly help and pray for him to save the precious life.

Account No:0090040100090603;

IFSC Code:JAKA0MAGGAM

M.No:+91-7780926423;+91-7889890651

www.wilayattimes.com